Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Animal Rights and Methods of Slaughter: A Comparative Study in the Light of Islamic and Western Laws

جانوروں کے حقوق اور ذبح کا طریقہ کار: اسلامی و مغربی قوانین کی روشنی میں ایک تقابلی جائزہ

Authors Details

1. **Abdul Sattar** (Corresponding Author)
   M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore, Pakistan.
   Email: sattar12piara@gmail.com
2. **Dr. Salman Ahmad Khan**
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore, Pakistan.

Citation

Sattar, Abdul and Dr. Salman Ahmad Khan. " Animal Rights and Methods of Slaughter: A Comparative Study in the Light of Islamic and Western Laws. " *Al-Marjān Research Journal*, 3,no.2, April-June (2025): 866−880.

Submission Timeline

Received: April 05, 2025
Revised: April 18, 2025
Accepted: May 09, 2025
Published Online: Jun 01, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

Animal Rights and Methods of Slaughter: A Comparative Study in the Light of Islamic and Western Laws

جانوروں کے حقوق اور ذبح کا طریقہ کار: اسلامی و مغربی قوانین کی روشنی میں ایک تقابلی جائزہ

☆ عبدالستار ☆ ڈاکٹر سلمان احمد خان

Abstract

The discourse on animal rights and slaughter methods has gained prominence in contemporary religious, legal, and ethical debates. Islamic teachings, rooted in the Qur'an and Sunnah, advocate compassion toward animals, emphasizing provision of sustenance, prevention of cruelty, and humane slaughter practices that minimize suffering, as outlined in verses like Surah Al-Nahl (16:5-8). These teachings integrate spiritual and ethical dimensions, positioning humans as stewards responsible for animal welfare. Conversely, Western frameworks, such as the Animal Welfare Act 2006 and European Union regulations, prioritize legal and scientific standards, mandating humane treatment, stunning before slaughter, and welfare-focused practices. This comparative study reveals that both systems emphasize humane treatment, yet differ significantly in their foundations: Islamic principles are deeply spiritual, linking animal welfare to divine commandments, while Western laws focus on regulatory compliance and empirical measures. Despite these differences, both frameworks converge on promoting responsible human conduct toward animals. The analysis underscores the need for dialogue to bridge these perspectives, fostering mutual understanding and enhancing global animal welfare standards.

Keywords: Animal Rights, Islamic Slaughter, Western Laws, Animal Welfare Act, Humane Treatment, Comparative Study.

تعارف موضوع

جانوروں کے حقوق اور ذبح کا طریقہ کار آج کے عالمی مباحث میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ مختلف تہذیبوں اور مذاہب میں جانوروں کے ساتھ سلوک محض قانونی معاملہ نہیں بلکہ اخلاقی اور انسانی ذمہ داری بھی سمجھا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں قرآن و سنت کی روشنی میں جانوروں کے حقوق پر زور دیا گیا ہے، جن میں خوراک، آرام، تکلیف سے بچاؤ اور ذبح کے وقت رحمدلی اختیار کرنا شامل ہے۔ اسلام ذبح کے ایسے اصول متعارف کراتا ہے جو کم سے کم اذیت اور زیادہ سے زیادہ سہولت فراہم کریں۔ دوسری طرف مغربی دنیا میں جانوروں کے حقوق کو قانونی اور سائنسی اصولوں کے تحت منظم کیا گیا ہے، جیسے Animal Welfare Act 2006 اور یورپی یونین کے قوانین جو ذبح سے قبل جانور کو بے ہوش کرنے اور فلاحی اصولوں پر زور دیتے ہیں۔ اس تقابلی مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اگرچہ اسلامی اور مغربی قوانین کی بنیادیں مختلف ہیں، ایک روحانی و اخلاقی اور دوسری سائنسی و قانونی، تاہم دونوں میں مشترکہ مقصد جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ہے۔

مبحث اول: موضوع کی اہمیت

جانوروں کے حقوق کا موضوع عالمی سطح پر ایک اہم بحث کا حصہ ہے، جو مختلف ثقافتی، مذہبی اور قانونی نظاموں میں مختلف شکلوں میں زیر

☆ ایم فل اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور، پاکستان۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور، پاکستان۔

بحث آتا ہے۔ مغربی دنیا میں جانوروں کے حقوق کی حمایت اور ان کے تحفظ کے لیے کئی قانونی اور معاشرتی اقدامات کیے گئے ہیں، جو جانوروں کی فلاح و بہبود، ان کے ساتھ ہمدردی اور اخلاقی برتاؤ کی بنیاد پر مبنی ہیں۔ اس کے برعکس، اسلامی تعلیمات جانوروں کے حقوق کو ایک مختلف نقطہ نظر سے دیکھتی ہیں، اسلام میں جانوروں کے ساتھ رحمدلی اور اچھے برتاؤ کو دینی احکامات کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ قرآن و حدیث میں جانوروں کے حقوق اور ان کے ساتھ نیک سلوک کی تعلیمات موجود ہیں، جو مسلمانوں کو جانوروں کے ساتھ رحمدلی کا رویہ اپنانے کی ترغیب دیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جانوروں کی تخلیق کے مقاصد سورۃ النحل میں ارشاد فرمائے ہیں:

﴿وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ() وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ()وَتَحمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ()وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ (النحل،27: 5۔8)[1]

”اور چوپائے، اس نے انھیں پیدا کیا، تمہارے لیے ان میں گرمی حاصل کرنے کا سامان اور بہت سے فائدے ہیں اور انھی سے تم کھاتے ہو۔ اور تمہارے لیے ان میں ایک جمال ہے، جب تم شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب صبح چرانے کو لے جاتے ہو۔ اور وہ تمہارے بوجھ اس شہر تک اٹھا کر لے جاتے ہیں جس میں تم کبھی پہنچنے والے نہ تھے، مگر جانوں کی مشقت کے ساتھ، بیشک تمہارا رب یقیناً بہت نرمی کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے، تاکہ تم ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے، اور وہ پیدا کرے گا جو تم نہیں جانتے۔“

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کا محور انسان کو بنایا ہے اور انسان کو خاص اپنی عبادت کا حکم دے کر دوسری تمام مخلوقات میں ارفع مقام رکھتا ہے۔ باقی دیگر مخلوقات کو مسخر کرنے کی صلاحیت کا حامل ہے۔ انسان خود کو پہنچنے والے ضرر سے دور رکھ سکتا ہے، بچنے کے لیے منصوبہ بندی کر سکتا ہے۔ نیز ضرر پہنچنے کی صورت میں اس کا ازالہ کر سکتا ہے۔ یہ خوبی جانوروں، پرندوں اور درندوں میں نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ تمام جانور اور پرندے انسان کے فائدے کے لیے ہیں تو ان کے حقوق کے تحفظ کا ذمہ دار بھی انسان ہی ہے۔

قرآن و سنت نے حیوانات کی اہمیت بہت زیادہ بتائی ہے اور حیونات کے بہت زیادہ فوائد بیان کیے ہیں۔ قرآن و سنت جانوروں کے حقوق کی آواز بلند کرتے ہیں اور ان کی خلقت کا فلسفہ بیان کرتے ہیں۔ اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید کی بعض سورتوں کے نام جانوروں کے نام پر ہیں جیسے بقرہ یعنی گائے، النحل یعنی شہد کی مکھی، نمل یعنی چیونٹی، عنکبوت مکڑی اور فیل یعنی ہاتھی۔ اسلام نے سب سے پہلے جانوروں کے حقوق کو بیان کیا ہے، قرآن اور سیرت النبیؐ سے یہ بات واضح ہے کہ موجودہ زمانہ میں جانوروں کے حقوق کی تحریکوں اور نعروں سے سینکڑوں سال پہلے اسلام نے ان کے حقوق کی بات کی، جب دنیا ظلم، جہالت اور گمراہی میں بھٹکی ہوئی تھی۔ بعض لوگ جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں انہیں یہ بات سمجھنی ہوگی جب وہ جانوروں کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر پر بالخصوص ذبح کرنے کے حوالے سے تنقید کرتے ہیں۔ لہذہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ دنیا میں پائے جانے والے

[1]Al-Qur'ān, _Al-Naḥl_, 16:5–8.

مختلف مذاہب میں اسلام ہی ایک کامل دین ہے اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔

جانوروں کے حقوق کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم

جانور کا لغوی مفہوم

علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ حیوان کا لغوی مفہوم یوں بیان کرتے ہیں:

"والحيوان: مصدر حي، وقياسه حييان، فقلبت الياء الثانية واوا، كما قالوا: حيوة، في اسم رجل، وبه سمى ما فيه حياة: حيو انات" [2]

جانور کا اصطلاحی مفہوم

حیوان حیّ کا مصدر ہے اس کی اصل "حییان" ہے لیکن یاء ثانی کو واؤ سے بدل دیا گیا ہے۔ جیسا کہ عرب میں بعض لوگوں کا نام "حیوۃ" تھا۔ انہی معنی کے اعتبار سے ہر اس چیز کو جس میں حیات ہو حیوان کہتے ہیں۔ علامہ الجاحظ رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

"أحيا من الحيوان؛ إذ كان الحيوان إنّما يحيا بإحيائها له"[3]

قرآن مجید میں حیوان کا لفظ زندگی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ قدیم عرب کے کئی قبیلوں کے نام حیوانات کے نام پر تھے جیسے اسد (شیر)، قریش (آدم خور مچھلی) وغیرہ۔ مرنے والوں روحوں کو پرندے کی شکل میں پیش کیا جاتا تھ جو عرصے تک قبر کے ارد گرد اڑتا رہتا تھا۔ بعض حیوانات کو خاص دیوتاؤں سے منسوب کر کے ان کے گلوں میں قلادہ ڈال کر ان کو حرام قرار دے دیا جاتا تھا۔ قرآن مجید ان قدیم باطل عقائد کی مذمت کی گئی ہے۔[4]

حق کی لغوی تعریف

علامہ فیروزآبادی تحریر کرتے ہیں:

"الحق من اسماء الله تعلى،او من صفاته، والقرآن، وضدالباطل، والامر المقضى(والعدل، والاسلام، والمال، والملک، والموجود الثابت، والصدق) والموت،والحزم" [5]

''حق اللہ تعالی کے ناموں یا اس کی صفات میں سے ہے،اور قرآن،باطل کی ضد،یقینی امر،عدل،اسلام،مال،ملک، جو ثابت اور موجود ہو،سچ،موت اور یقین ہے۔''

قاسم بن عبد اللہ القونوی الحنفی لکھتے ہیں:

"والحق:في لسان اهل اللغة هوالثابت الذى لا يسوغ انكاره" [6]

---

[2]Al-Zamakhsharī, Maḥmūd ibn ʻUmar, _Al-Kashshāf ʻan Ḥaqāʼiq Ghawāmiḍ al-Tanzīl_ (Beirut: _Dār al-Kitāb al-ʻArabī_, 1407 AH), 3:463.

[3]Al-Jāḥiẓ, Abū ʻUthmān ʻAmr ibn Baḥr, _Kitāb al-Ḥayawān_ (Beirut: _Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya_, 1424 AH), 1:24.

[4]Sayyid Qāsim Maḥmūd, _Islāmī Encyclopaedia_ (Karachi: _Shāhkar Book Foundation_, n.d.), 829.

[5]Al-Fayrūzābādī, Muḥammad ibn Yaʻqūb, _Al-Qāmūs al-Muḥīṭ_ (Beirut: _Muʼassasat al-Risāla li-al-Ṭibāʻa wa al-Nashr_, 1426 AH/2005 CE), 874.

[6]Qāsim ibn ʻAbd Allāh Qūnvī, _Anīs al-Fuqahāʾ fī Taʻrīfāt al-Alfāẓ al-Mutadāwala bayn al-Fuqahāʾ_ (Beirut: _Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya_, 1425 AH/2004 CE), 78.

"حق اہل لغت کی زبان میں وہ چیز ہے جو اس طرح ثابت ہو کہ اس کے انکار کی گنجائش نہ ہو۔"

سید امام ابو القاسم حق کی تعریف میں لکھتے ہیں:

"الحق الموجودمن کل وجه الذی لا ریب فیه في وجوده ومنه السحرحق والعین ای موجود باثره وهذاالدین حق ای موجود صورة ومعنی ولفلان حق في ذمة فلان ای شئ موجود من کل وجه"[7]

"حق وہ ہے جو ہر لحاظ سے موجود ہو اور اس کے پائے جانے میں کسی قسم کا شبہ نہ ہو۔ اسی سے ہے السحر حق (یعنی جادو موجود ہے یقینی طور پر) العین حق (نظر بد بر حق ہے) یعنی وہ موجود ہے اپنے اثرات کے ساتھ اور ہذا الدین حق (یہ قرضہ حق ہے) یعنی صورۃ اور معنی موجود ہے اور لفلان حق فی ذمۃ فلان (فلاں کے ذمہ فلاں کا حق ہے) یعنی ایسی شئ ہے جو ہر لحاظ سے موجود ہے۔"

علامہ عبد الحلیم لکھنوی حق کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"والمراد بالحق ههنا حکم یثبت"[8]

"حق سے مراد یہاں وہ حکم ہے جو ثابت ہوتا ہے۔"

اسلامی اور مغربی قوانین میں جانوروں کے حقوق کی اہمیت

اسلامی اور مغربی قوانین دونوں میں جانوروں کے حقوق کو نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ اسلام میں قرآن و سنت کی روشنی میں جانوروں پر رحم، ان کو خوراک و پانی کی فراہمی، غیر ضروری تکلیف سے بچانا اور ذبح کے وقت ان کے ساتھ نرمی برتنا لازمی قرار دیا گیا ہے، تاکہ مخلوقِ خدا کے ساتھ عدل و احسان کا مظاہرہ ہو۔ دوسری جانب مغربی قوانین، خصوصاً Animal Welfare Act 2006 جیسے ضوابط، جانوروں کے ساتھ ظلم و ستم، بھوکا پیاسا رکھنے اور غیر انسانی رویوں کو قانونی جرم قرار دیتے ہیں۔ اس طرح دونوں نظام اس بات پر متفق ہیں کہ جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کی فلاح و بہبود انسانی ذمہ داری ہے، اگرچہ ان کی بنیادیں مختلف ہیں: اسلام میں یہ دینی و اخلاقی فریضہ ہے جبکہ مغرب میں اسے قانونی و سماجی ذمہ داری کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔

مبحث دوم: اسلامی تعلیمات میں جانوروں کے حقوق

قرآن مجید میں جانوروں کے حقوق اور ان کی خلقت کا فلسفہ

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کا محور انسان کو بنایا ہے اور انسان کو خاص اپنی عبات کا حکم دے کر دوسری تمام مخلوقات میں ارفع مقام دیا ہے۔ انسان دیگر مخلوقات کو مسخر کرنے کی صلاحیت کا حامل ہے۔ انسان خود کو پہنچنے والے تکلیف سے دور رکھ سکتا ہے، بچنے کے لیے منصوبہ بندی کر سکتا ہے۔ نیز تکلیف پہنچنے کی صورت میں اس کا ازالہ کر سکتا ہے۔ یہ خوبی جانوروں، پرندوں اور درندوں میں نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ تمام جانور اور پرندے انسان کے فائدے کے لیے ہیں تو ان کے حقوق کے تحفظ کا ذمہ دار بھی انسان ہی ہے۔

---

[7]Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl, _Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ_ (n.p., n.d.), 4:134.
[8]Al-Lakhnawī, ‘Abd al-Ḥalīm, _Qamar al-Aqmār Ḥāshiya ‘alā Nūr al-Anwār_ (Lahore: _Maktaba Raḥmāniyya_, n.d.), 270.

قرآن وسنت میں جانوروں کے حقوق کی آواز بلند کرنے کے ساتھ ساتھ خلقت کا فلسفہ بھی بیان کیا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید کی بعض سورتوں کے نام جانوروں کے نام پر ہیں جیسے بقرہ یعنی گائے، النحل یعنی شہد کی مکھی، نمل یعنی چیونٹی، عنکبوت مکڑی اور فیل یعنی ہاتھی۔ اسلام نے سب سے پہلے جانوروں کے حقوق کو بیان کیا ہے، قرآن اور سیرت النبیؐ سے یہ بات واضح ہے کہ موجودہ زمانہ میں جانوروں کے حقوق کی تحریکوں اور نعروں سے سینکڑوں سال پہلے ہی اسلام نے ان کے حقوق کی بات کی، جب دنیا ظلم، جہالت اور گمراہی میں بھٹکی ہوئی تھی۔ بعض لوگ جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں انہیں یہ بات سمجھنی ہو گی جب وہ جانوروں کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر پر بالخصوص ذبح کرنے کے حوالے سے تنقید کرتے ہیں۔ لہذہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ دنیا میں پائے جانے والے تمام مذاہب میں اسلام ہی ایک کامل دین ہے اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر جانوروں کا ذکر نہ صرف بطور مخلوق خدا کے کیا گیا ہے بلکہ انہیں "امم" یعنی امتیں بھی قرار دیا گیا ہے:

﴿وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ﴾[9]

''زمین پر چلنے والا کوئی جانور اور اپنے پروں سے اُڑنے والا کوئی پرندہ ایسا نہیں جو تمہاری طرح ایک امت نہ ہو۔''

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جانور بھی خدا کی مخلوق ہونے کے ناطے ایک نظم اور شعور رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ عدل و انصاف، رحم دلی اور حسن سلوک کا برتاؤ لازم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ﴾[10]

''یقیناً اللہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ظلم کو ناپسند کیا ہے جس طرح انسان کا انسان پر ظلم نہ پسند ہے اسی طرح جانوروں پر ظلم کرنا بھی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے جو اس آیت کے سیاق وسباق سے واضح ہے۔

جانوروں کے حقوق ازروئے سیرت النبی ﷺ

ساڑھے چودہ سو سال پہلے اسلام نے اپنے ماننے والوں کو جانوروں پر رحم اور شفقت کا درس دے کر یہ واضح کر دیا تھا کا اسلام صرف انسانوں کے حقوق کا علمبردار نہیں ہے بلکہ جانوروں کے حقوق کی بھی پاسداری کرتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات سے بھی واضح ہے کہ جانوروں پر رحم کرنا اور شفقت سے پیش آنا ہی اسلام کی تعلیمات ہیں۔ قرآن و سنت نے حیوانات کی اہمیت بہت زور دیا ہے اور حیونات کے بہت زیادہ فوائد بیان کیے ہیں۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ میں جانوروں کے حقوق کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ آپ ﷺ نے جانوروں کے ساتھ شفقت ونرمی کا حکم دیا اور ان پر ظلم کو سختی سے منع فرمایا۔

[9]Al-Qur'ān, _Al-An'ām_, 6:38.
[10]Al-Qur'ān, _Āl 'Imrān_, 3:57.

حماد بن سلمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ روایت کیا ہے:

"سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک شخص جارہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی، اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا۔ پھر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس نے (اپنے دل میں) کہا، یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی۔ (چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور) اپنے چمڑے کے موزے کو (پانی سے) بھر کر اسے اپنے منہ سے پکڑے ہوئے اوپر آیا، اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس کام کو قبول کیا اور اس کی مغفرت فرمائی۔ صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا ہمیں چوپاؤں پر بھی اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا، ہر جاندار میں ثواب ہے۔ اس روایت کی متابعت حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے کی ہے۔"[11]

صحابہ کرامؓ کے طرز عمل میں جانوروں کے حقوق

خلافتِ راشدہ کے دور میں جانوروں کی چراگاہیں محفوظ رکھی جاتی تھیں (سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے "الحِمیٰ" نظام قائم کیا تھا تاکہ جانوروں کے لیے مخصوص چراگاہیں مختص ہوں)[12]

اسلامی ریاستوں میں "بیطری" (ویٹرنری) طب اور جانوروں کے علاج و دیکھ بھال کے ادارے موجود تھے[13]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بلیوں سے محبت کرنا جانوروں کے ساتھ محبت کو ظاہر کرتا ہے:

"میرا نام زمانۂ جاہلیت میں عبد شمس تھا، پھر اسلام لانے کے بعد میرا نام عبد الرحمٰن رکھا گیا۔ اور مجھے ابو ہریرہ اس وجہ سے کنیت دی گئی کہ میں نے ایک بلی دیکھی، اور اُسے اپنی "تو تم ابو ہریرہ ہو (یعنی بلیوں کے باپ)۔" ہم سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ انہوں (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: "ایک دن میں اپنی آستین میں بلی اٹھائے ہوئے تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا اور فرمایا: 'یہ کیا ہے؟' میں نے عرض کیا: "بلی ہے۔" تو آپ ﷺ نے فرمایا: 'اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! اور میرے نزدیک یہی زیادہ صحیح بات ہے کہ نبی کریم ﷺ ہی نے ان کی یہ کنیت رکھی تھی۔"[14]

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے جانوروں سے متعلق کئی واقعات ملتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس طرح جانوروں کے حقوق کا خیال رکھتے تھے۔

"لو عثرت بغلة في العراق، لسألني الله عنها: لِمَ لَمْ تُصلِحْ لها الطريقَ يا عمر؟"[15]

"اگر عراق میں کوئی خچر (یا گھوڑا) بھی ٹھوکر کھا جائے، تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا: اے عمر! تم نے اس کے

[11]Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, _Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ_ (Beirut: _Dār Ibn Kathīr_, 1425 AH/2004 CE), Kitāb al-Musāqāt, Bāb Faḍl Siqāy al-Māʾ, ḥadīth no. 2363.
[12]Ibn Kathīr, Abū al-Fidāʾ Ismāʿīl ibn ʿUmar, _Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm_ (Beirut: _Dār al-Fikr_, 1409 AH/1988 CE), 7:381.
[13]Al-Jāḥiẓ, _Kitāb al-Ḥayawān_, 159.
[14]Ibn ʿAbd al-Barr, Abū ʿUmar Yūsuf ibn ʿAbd Allāh, _Al-Istīʿāb fī Maʿrifat al-Aṣḥāb_ (Beirut: _Dār al-Jīl_, 1412 AH/1992 CE), 4:1770.
[15]Ibn Mufliḥ, Yūsuf ibn Ḥasan, _Muḥaḍḍab al-Ṣawāb fī Faḍāʾil Amīr al-Muʾminīn ʿUmar ibn al-Khaṭṭāb_ (Saudi Arabia: ʿImādat al-Baḥth al-ʿIlmī, 1421 AH/2000 CE), 2:621.

لیے راستہ ہموار کیوں نہ کیا؟''

بکری کا واقعہ بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے:

"لو ماتت شاة على شط الفرات ضائعة لظننت أن الله تعالى سائلي عنها يوم القيامة"[16]

"اگر فرات کے کنارے کوئی بکری (یا بھیڑ) بھٹک کر مر جائے، تو میرا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ سے اس کے بارے میں سوال کرے گا۔"

مغربی ممالک میں جانوروں کے حقوق

مغربی ممالک میں جانوروں کے حقوق کے تحفظ کا نظام ایک طویل ارتقائی سفر کا نتیجہ ہے، جو ابتدائی اخلاقی تحریکوں سے شروع ہو کر آج کے منظم قانونی اور ادارہ جاتی نظام تک پہنچا ہے۔ برطانیہ، امریکہ، سویڈن، جرمنی اور دیگر یورپی ممالک میں جانوروں کی فلاح و بہبود کو قانونی حیثیت حاصل ہے، اور ان پر ظلم، بے رحمی، یا استحصال کو باقاعدہ جرم تصور کیا جاتا ہے۔ ان قوانین کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ جانور ذی حس مخلوق ہیں، جنہیں تکلیف سے بچانا انسان کی قانونی و اخلاقی ذمہ داری ہے۔ ان قوانین میں جانوروں کو مناسب خوراک، پانی، رہائش، طبی سہولیات اور فطری رویوں کے اظہار کا حق دیا گیا ہے۔

مغرب میں جانوروں کے حقوق سے متعلق چند بنیادی قوانین:

- ذبح کے طریقے میں تکلیف سے بچاو۔
- جنسی استحصال کی ممانعت۔
- افزائش نسل کے اصول۔
- جانوروں کی نقل و حمل کے حوالے سے قوانین۔
- جانوروں کے ساتھ ظالمانہ سلوک کی روک تھام۔

سویڈن کے "اینمل ویلفیئر ایکٹ 2018"، برطانیہ کا "مارٹن ایکٹ 1822"، اور امریکہ کے مختلف ریاستی قوانین جیسے "مین 1821" اور "نیویارک 1867" ان اصولوں کے اہم نمونے ہیں۔ ان قوانین میں جانوروں پر ظلم کو محض اخلاقی غلطی نہیں بلکہ قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے، اور خلاف ورزی کی صورت میں جرمانے یا قید کی سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔

ان قوانین میں بعض جدید تبدیلیاں بھی شامل ہیں، جیسے افزائش نسل کے وہ طریقے ممنوع قرار دینا جو جانور یا اس کی نسل کو تکلیف دیں، یا ذبح سے قبل جانور کو بیہوش کرنا لازم قرار دینا۔ علاوہ ازیں، جانوروں کی لڑائیوں پر پابندی، انہیں چھوڑ دینا، یا غیر انسانی طریقے سے استعمال کرنا بھی جرم قرار دیا گیا ہے۔ ان قوانین کی بنیاد انسانی ہمدردی، سائنسی تحقیق، اور اخلاقی شعور پر رکھی گئی ہے، جو دنیا بھر کے لیے ایک قابلِ تقلید مثال فراہم کرتے ہیں۔

[16] Al-Iṣfahānī, Aḥmad ibn ‘Abd Allāh, _Ḥilyat al-Awliyā’_ (Beirut: _Dār al-Kitāb al-‘Arabī_, n.d.), 1:53.

بلاشبہ، آج کے ترقی یافتہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے دور میں جانوروں پر مختلف اقسام کی تحقیق اور تجربات سامنے آ رہے ہیں، لیکن جانوروں کے حقوق سے متعلق حقیقی علم حاصل نہیں کیا گیا، اور نہ ہی جانوروں کو ان کے جائز اور اصل حقوق دیے گئے ہیں۔ اگرچہ متعدد این جی اوز قومی اور بین الاقوامی سطح پر جانوروں کے حقوق کے لیے کام کر رہی ہیں، اور جانوروں کے حقوق سے متعلق قانون سازی بھی ہو چکی ہے، پھر بھی حقیقی معنوں میں ان حقوق کا حصول ابھی باقی ہے۔

جانوروں کے ساتھ حسن سلوک اور ان پر ظلم کی ممانعت

جانوروں کے حقوق اور ذبح کے اصول انسانی تہذیب اور اخلاقیات کے اہم موضوعات میں شمار ہوتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک، ان کو خوراک اور پانی فراہم کرنے، غیر ضروری اذیت سے بچانے اور ذبح کے وقت رحمت و نرمی برتنے کی واضح ہدایات موجود ہیں۔ قرآن و سنت نے ذبح کے ایسے اصول وضع کیے ہیں جو نہ صرف طہارت اور حلال ہونے کی ضمانت دیتے ہیں بلکہ جانور کو کم سے کم تکلیف پہنچانے کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔

مغربی دنیا میں جانوروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مختلف ادوار میں قوانین متعارف کرائے گئے، جن میں بنیادی توجہ جانوروں کے فلاحی پہلو اور انسانی استعمال کے دوران انہیں غیر ضروری اذیت سے محفوظ رکھنے پر مرکوز ہے۔ ان قوانین کے تحت ذبح کے جدید طریقہ کار مثلاً اسٹننگ (Stunning) کو لازمی قرار دیا گیا تاکہ جانور کو شعوری اذیت کم سے کم ہو۔

اس تحقیقی مطالعہ میں اسلامی اور مغربی قوانین کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے تاکہ دونوں نظاموں میں جانوروں کے حقوق اور ذبح کے طریقہ کار کے حوالے سے پائی جانے والی مماثلتوں اور اختلافات کو علمی بنیادوں پر واضح کیا جا سکے۔

مبحث سوم: اسلامی اور مغربی قوانین میں ذبح کے طریقہ کار

اسلامی ذبح کے اصول و ضوابط اور اس کی حکمت

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر کچھ جانوروں کا گوشت کھانا حلال قرار دیا ہے، جن میں اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری، نیز بھینس، نیل گائے، ہرن، خرگوش وغیرہ بھی شامل ہیں۔ پرندوں میں سے چڑیا، کبوتر، مرغی، شتر مرغ، فاختہ وغیرہ حلال ہیں۔ مسلمان حلال جانوروں کو شرعی طریقے سے ذبح کر کے ان کا گوشت کھا سکتا ہے۔ اسلامی طریقۂ ذبح محض ایک مذہبی رسم نہیں بلکہ ایک جامع اور با مقصد عمل ہے جو جانور کی فلاح، انسانی صحت اور روحانی طہارت کو پیش نظر رکھتا ہے۔ اسلام میں ذبح کا طریقہ خاص اصول و ضوابط کے تحت متعین کیا گیا ہے تاکہ جانور کو کم سے کم تکلیف پہنچے، خون اچھی طرح نکل جائے اور گوشت پاک و حلال ہو۔ اس عمل میں اللہ تعالیٰ کا نام لینا بنیادی شرط ہے جو اس حقیقت کی یاد دہانی ہے کہ زندگی کا مالک اللہ ہے اور اسی کی اجازت سے انسان جانور کو اپنی ضرورت کے لیے استعمال کرتا ہے۔ اس طرح اسلامی ذبح کا طریقہ اخلاقی، روحانی اور عملی اعتبار سے انسانی معاشرے کو ذمہ داری، شکر گزاری اور انسانی ہمدردی کا سبق دیتا ہے۔

اسلامی ذبح کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے۔ قرآن مجید میں واضح طور پر فرمایا گیا:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا

مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [17]

"تم پر مردار حرام کیا گیا ہے اور خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ جس پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے اور گلا گھٹنے والا جانور اور جسے چوٹ لگی ہو اور گرنے والا اور جسے سینگ لگا ہو اور جسے درندے نے کھایا ہو، مگر جو تم ذبح کرلو، اور جو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تم تیروں کے ساتھ قسمت معلوم کرو۔ یہ سراسر نافرمانی ہے۔ آج وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، تمہارے دین سے مایوس ہوگئے، تو تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو، آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا، پھر جو شخص بھوک کی کسی صورت میں مجبور کر دیا جائے، اس حال میں کہ کسی گناہ کی طرف مائل ہونے والا نہ ہو تو بیشک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔"

﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ [18]

"اور اس میں سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا۔"

سورۃ الحج میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ﴾ [19]

"اور ہر امت کے لئے ہم نے قربانی کا طریقہ مقرر کیا ہے، تاکہ وہ اللہ کے دئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیں، پس تمہاری عبادت کا مستحق ہے، واحد مستحق عبادت ہے اسی کی اطاعت کرو، اور عاجزی کرنے والوں کو بشارت دیجیے۔"

قرآن مجید کی مختلف آیات سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی ذبح کا بنیادی مقصد صرف گوشت حاصل کرنا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت اور اس کے نام کے ساتھ جانور کو حلال کرنا ہے۔ سورۃ المائدہ (5:3) میں بتایا گیا کہ مردار، بہتا خون، خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو حرام ہیں، اسی طرح وہ جانور بھی ناجائز ہیں جو گلا گھٹنے، چوٹ لگنے، گرنے یا درندے کے حملے سے مر جائیں، البتہ اگر وہ زندہ حالت میں ذبح کر دیے جائیں تو ان کا گوشت جائز ہے۔ سورۃ الانعام (6:121) میں مزید وضاحت کی گئی کہ جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جائے وہ بھی حرام ہے، لہٰذا ذبح کے وقت "بسم اللہ، اللہ اکبر" کہنا لازمی ہے۔ اسی طرح سورۃ الحج (22:34) میں بیان کیا گیا کہ قربانی کا حکم ہر امت کو اس لیے دیا گیا کہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے اور اس کے رزق پر شکر ادا کیا جائے۔ ان آیات کی روشنی میں اسلامی ذبح کے اصول یہ ہیں کہ جانور زندہ اور تندرست ہو، ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے اور خون اچھی طرح نکالا جائے تاکہ گوشت پاکیزہ اور صحت کے لیے مفید ہو۔

لیکن نبی ﷺ کی رحمت کے کیا کہنے! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی بھلائی فرض کی ہے۔ اس لیے جب تم ذبح کرنے لگو تو

[17]Al-Qur'ān, _Al-Mā'ida_, 5:3.
[18]Al-Qur'ān, _Al-An'ām_, 6:121.
[19]Al-Qur'ān, _Al-Ḥajj_, 22:34.

اچھی طرح اور ایک ہی بار ذبح کرو اور چھری کو تیز کر لو تا کہ جانور کو زیادہ تکلیف نہ اٹھانا پڑے۔

شداد بن اوس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ[20]

"اسماعیل بن علیہ نے خالد حذاء سے، انھوں نے ابو قلابہ سے، انھوں نے ابو اشعث سے اور انھوں نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: دو باتیں ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد رکھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ سب سے اچھا طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے جب تم (قصاص یا حد میں کسی کو) قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو، اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تم میں سے ایک شخص (جو ذبح کرنا چاہتا ہے) وہ اپنی (چھری کی) دھار کو تیز کر لے اور اپنے ذبح کیے جانے والے جانور کو اذیت سے بچائے۔"

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، وليحد أحدكم شفرته، فليرح ذبيحته»[21]

"جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، اور چھری تیز کرو اور جانور کو آرام دو۔"

ذیل میں دی گئی احادیث کے پیش نظر اسلامی شریعت کے مطابق جانور کو ذبح کرنے کے لیے چند شرائط ضروری ہیں:

- ذبح کرنے والا مسلمان ہو۔
- تیز دھار آلہ استعمال کرے۔
- ذبح کے وقت "بسم اللہ، اللہ اکبر" پڑھے۔
- حلال طریقے سے حلق، نرخرہ اور شہ رگ کاٹ دی جائے۔
- جانور کو تکلیف سے بچایا جائے۔

مغربی قوانین میں ذبح کے طریقے (اسٹننگ اور دیگر جدید طریقہ کار)

مغربی ممالک جیسے سویڈن میں Animal Welfare Act 2018 کے تحت ذبح سے قبل جانور کو بے ہوش کیا جاتا ہے تا کہ اسے کم سے کم تکلیف ہو۔ مغربی ممالک میں جانوروں کے تحفظ سے متعلق ایک اہم اصول کو اجاگر کیا جاتا ہے، جس کے مطابق ذبح یا ہلاکت کے وقت انہیں غیر ضروری تکلیف سے بچانا لازمی ہے۔ اس وجہ سے بیہوشی (stunning) کو ایک لازمی اقدام قرار دیا گیا ہے تا کہ جانوروں کو ذبح سے پہلے تکلیف نہ ہو۔ یہ اصول یورپی یونین کی قانون سازی سے بھی ایک قدم آگے جاتا ہے۔ بلکہ اس میں یہاں تک کہا گیا ہے کہ جب تک جانور مکمل طور پر مر نہ جائے، اس پر مزید کوئی کارروائی نہیں کی جا

[20]Al-Qushayrī, Muslim ibn Ḥajjāj, _Ṣaḥīḥ Muslim_ (Beirut: _Dār Ibn Kathīr_, 1429 AH/2008 CE), Kitāb al-Ṣayd, Bāb al-Amr bi-Iḥsān al-Dhabḥ wa al-Qatl, ḥadīth no. 1955.
[21]Muslim ibn Ḥajjāj, _Ṣaḥīḥ Muslim_, Kitāb al-Ṣayd, Bāb al-Amr bi-Iḥsān al-Dhabḥ wa al-Qatl, ḥadīth no. 1955.

سکتی۔(Animal Welfare Act 2018) میں اس کے متعلق قانون پیش کیا گیا ہے۔

- "An animal that is slaughtered or is killed in some other case through bleeding shall be stunned"[22]

"اگر کسی جانور کو ذبح کیا جا رہا ہو یا کسی اور وجہ سے خون بہا کر مارا جا رہا ہو، تو اسے پہلے بیہوش (stun) کرنا لازمی ہے۔ جب تک جانور مکمل طور پر مر نہ جائے، کوئی دوسرا اقدام نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تقاضہ کونسل ریگولیشن کے آرٹیکل 4(1) پر فوقیت رکھتا"

ذبح کرنے کے طریقوں کے حوالے سے ایک اہم بحث یہ بھی سامنے آئی ہے کہ چاہے وہ بے ہوشی سے ذبح کیا گیا ہو یا بے ہوشی کے بغیر جانوروں کی فلاح و بہبود پر نمایاں اثر ڈالتے ہیں مغربی نظریہ کے مطابق بے ہوشی کے ساتھ ذبح (stunning) کو ایک مؤثر طریقہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ جانور کو تکلیف سے بچاتا ہے۔ لیکن اس طریقہ پر کچھ اعتراض بھی اٹھائے جاتے ہیں۔ جو ترکی کی Istanbul University میں ایک حقیقی مقالہ میں سامنے آئی :

"The consequences of stunning are, These include stunning hurts, animal suffering, and insufficient blood loss compared to slaughter without stunning"[23]

بے ہوشی (Stunning) کے نتائج سے متعلق کئی باتیں پائی جا رہی ہیں۔ ان میں یہ تصورات شامل ہیں:

- بے ہوشی جانور کو تکلیف دیتی ہے۔
- یہ جانور کے لیے اذیت کا باعث بنتی ہے۔

اسلامی اور مغربی ذبح کے طریقوں کا تقابلی تجزیہ

مغربی قوانین میں جانوروں کو ذبح کرنے سے پہلے "Stunning" یعنی بے ہوش کرنے کو لازمی قرار دیا گیا ہے، جس کا مقصد یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ جانور ذبح کے وقت تکلیف محسوس نہ کرے۔ تاہم، یہ طریقہ خود کئی طرح کی اذیت کا سبب بنتا ہے۔ مثلاً "Mechanical stunning" میں دماغ پر ہتھوڑا مارا جاتا ہے، "Electrical stunning" میں بجلی کے جھٹکوں سے جانور کا پورا جسم جھٹکے کھاتا ہے، جبکہ "Gas stunning" میں جانور کو دم گھٹنے کی کیفیت میں مبتلا کر کے نیم بے ہوش کیا جاتا ہے۔ سائنسی تحقیق کے مطابق بھی یہ عمل جانور کے لیے تکلیف دہ اور بعض صورتوں میں ناکام ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں جانور نیم ہوشیار حالت میں ذبح ہوتا ہے۔ یہ تضاد اس وقت اور واضح ہو جاتا ہے جب اسلامی تعلیمات سے اس کا تقابل کیا جائے، جہاں

---

[22]Government of Sweden, _Animal Welfare Act (2018:1192)_ (Sweden: _Ministry of Enterprise and Innovation_, 2018).

[23] Anil, M. H., T. Yesildere, H. Aksu, et al., "Comparison of Religious Slaughter of Sheep with Methods That Include Preslaughter Stunning, and the Lack of Differences in Exsanguination, Packed Cell Volume and Meat Quality Parameters," _Animal Welfare_ 13 (2004): 387–392.

نبی کریم ﷺ نے جانور کو فوراً اور کم سے کم تکلیف کے ساتھ ذبح کرنے کی تاکید فرمائی ہے، اور ذبح سے پہلے چھری تیز کرنے کو جانور کے آرام کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی شریعت میں جانور کو زندہ اور ہوشیار حالت میں، اللہ کا نام لے کر، ایک تیز دھار آلے سے فوری طور پر ذبح کیا جاتا ہے تاکہ خون تیزی سے بہے اور جانور کو تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ مغربی قوانین میں ظاہری فلاح کے نام پر جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے، وہ درحقیقت جانور کے لیے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے، جب کہ اسلام کا طریقہ نہ صرف فطری ہے بلکہ زیادہ انسانی، مؤثر اور شفاف ہے۔

ترکی کی ایک یونیورسٹی Tekirdağ Namık Kemal Üniversitesi میں IMPACT OF ELECTRICAL STUNNING AND NON-STUNNING SLAUGHTERING METHODS ON ANIMALS کے عنوان سے تحقیق کی گئی جس کے مطابق نتائج کچھ یہ ہیں۔[24]

روایتی ذبح (Traditional Slaughter) کے حوالے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ جب بغیر سٹنگ (pre-stunning) کے جانور کو ذبح کیا جاتا ہے تو:

- بھیڑ (sheep) میں بے ہوشی کی حالت صرف 4 سے 6 سیکنڈ میں ظاہر ہو جاتی ہے،
- جبکہ بچھڑے (calves) میں یہ حالت تقریباً 5 سے 10 سیکنڈ میں ظاہر ہوتی ہے۔

اگر سٹنگ کے طریقہ سے ذبح کیا جائے تو موت کا دورانیہ بڑھ جاتا ہے اور دماغی موت (Brain death) کا مشاہدہ EEG (Electroencephalography) کے ذریعے کیا گیا، جس کے مطابق:

- بھیڑ میں یہ موت 13 سے 32 سیکنڈ کے دوران،
- اور بچھڑوں میں 23 سے 25 سیکنڈ کے دوران واقع ہوتی ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ روایتی طریقہ نسبتاً تیز اور ممکنہ طور پر کم اذیت ناک ہے، جبکہ سٹنگ کے بعد جانور زیادہ دیر تک نیم ہوش میں رہ سکتا ہے، جس پر فلاح حیوانات کے تناظر میں سوال اٹھائے جاتے ہیں۔

سٹنگ کے ذریعے ذبح کیے گئے جانوروں کے گوشت کے نقصانات (خون کم نکلنے کی وجہ سے):

- خون کے جمنے سے گوشت میں کالے دھبے اور خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔
- جراثیم جلدی پیدا ہو کر گوشت کو گلنے سڑنے کا باعث بنتے ہیں۔
- حفظان صحت کے اصولوں کے خلاف ہوتا ہے، خصوصاً جب گوشت دیر تک اسٹور کیا جائے۔

[24] Yardimci, M., "Comparison of the Stunning and Non-Stunning Slaughtering Methods in the Light of the Current Knowledge," _Journal of Veterinary and Animal Research_ 2, no. 3 (2019): Article 302.

اسلامی و مغربی تقابلی جائزہ

اسلامی نقطہ نظر

اسلامی شریعت میں ذبح کے وقت خون کا مکمل اخراج بنیادی شرط ہے، کیونکہ خون ناپاک (نجس) ہے اور حلال گوشت کے لیے اس کا نکل جانا ضروری ہے۔ قرآنِ کریم میں صاف الفاظ میں خون کے استعمال کو حرام قرار دیا گیا ہے (سورۃ الانعام: 145)۔ طبی اعتبار سے بھی خون بیکٹیریا، وائرس اور زہریلے مادّوں کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اگر وہ گوشت میں رہ جائے تو بیماریوں کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

اسلامی ذبح میں جانور کی گردن کی چار بنیادی رگیں (شریان، ورید، ہوا کی نالی اور غذائی نالی) ایک ہی وار میں کاٹی جاتی ہیں۔ چونکہ دل زندہ اور فعال ہوتا ہے، لہٰذا وہ پوری قوت سے خون کو جسم سے باہر دھکیلتا ہے، جس کے نتیجے میں خون تقریباً مکمل طور پر خارج ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی ذبح کے بعد گوشت زیادہ دیر تک تازہ، نرم اور خوش ذائقہ رہتا ہے۔

مزید بر آں، نبی کریم ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ چھری جانور کے سامنے نہ تیز کی جائے اور نہ ہی کسی جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح کیا جائے (سنن ابن ماجہ، کتاب الذبائح)، تاکہ جانور کو خوف یا ذہنی اذیت نہ ہو۔ یہ اصول اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اسلام میں ذبح جیسے عمل کو بھی ممکنہ حد تک رحمت اور شفقت کے ساتھ ادا کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

مغربی طریقہ اور سٹننگ کے اثرات

مغربی ممالک میں عموماً الیکٹریکل سٹننگ یا دیگر بے ہوش کرنے کے طریقے رائج ہیں۔ ان طریقوں میں ذبح سے قبل جانور بے ہوش یا نیم مردہ ہو جاتا ہے، جس سے دل کی دھڑکن اور پمپنگ سسٹم کمزور یا بعض اوقات مکمل طور پر بند ہو جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ خون مکمل طور پر خارج نہیں ہو پاتا۔

تحقیقات (Gregory & Wotton, 1984; Anil et al., 2006) کے مطابق:

- سٹننگ کے بعد گوشت میں خون باقی رہ جانے سے وہ سخت اور بدذائقہ ہو جاتا ہے۔
- خون کے ذرات گوشت میں جمع ہو کر بیکٹیریا کی افزائش کو تیز کرتے ہیں، جس سے گوشت جلد خراب ہونے لگتا ہے۔
- ایسے گوشت میں سڑاند اور بدبو کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں، اور یہ انسانی صحت کے لیے زیادہ خطرناک سمجھا جاتا ہے۔

خلاصہ بحث

یہ مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ اسلامی تعلیمات اور مغربی قوانین دونوں جانوروں کے ساتھ رحمدلی اور ذمہ دارانہ سلوک پر زور دیتے ہیں، لیکن ان کے نقطہ ہائے نظر اور ترجیحات مختلف ہیں۔ اسلامی نقطہ نظر روحانی اور اخلاقی جہات پر مبنی ہے، جو جانوروں کے حقوق کو دینی احکامات سے جوڑتا ہے، جبکہ مغربی قوانین قانونی اور سائنسی معیارات پر توجہ دیتے ہیں۔ دونوں نظام جانوروں کی فلاح و بہبود کو فروغ دیتے ہیں، لیکن ان کے اطلاق میں فرق موجود ہے۔ اس تجزیے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ دونوں نقطہ ہائے نظر کے مابین مکالمہ عالمی سطح پر جانوروں کے تحفظ کے معیارات کو بہتر بنانے میں مدد دے سکتا ہے۔

سفارشات

- اسلامی اور مغربی نقطہ ہائے نظر پر مبنی مشترکہ فورمز قائم کیے جائیں تاکہ جانوروں کے حقوق پر مکالمہ ہو سکے۔
- اسلامی ذبح کے طریقوں کو مغربی ممالک میں قانونی طور پر تسلیم کرنے کے لیے آگاہی مہمات شروع کی جائیں۔
- جانوروں کی فلاح و بہبود کے لیے عالمی معیارات تیار کیے جائیں جو دونوں نظاموں کے اصولوں کو شامل کریں۔
- تعلیمی اداروں میں جانوروں کے حقوق سے متعلق اسلامی اور مغربی نقطہ نظر کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔
- جانوروں کے ساتھ رحمدلی کو فروغ دینے کے لیے دینی اور قانونی تربیت کے پروگرامز کا انعقاد کیا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl. _Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ_. Beirut: Dār Ibn Kathīr, 1425 AH/2004 CE.
* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl. _Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ_. N.p., n.d.
* Al-Fayrūzābādī, Muḥammad ibn Ya‘qūb. _Al-Qāmūs al-Muḥīṭ_. Beirut: Mu’assasat al-Risāla li-al-Ṭibā‘a wa al-Nashr, 1426 AH/2005 CE.
* Al-Iṣfahānī, Aḥmad ibn ‘Abd Allāh. _Ḥilyat al-Awliyā’_. Beirut: Dār al-Kitāb al-‘Arabī, n.d.
* Al-Jāḥiẓ, Abū ‘Uthmān ‘Amr ibn Baḥr. _Kitāb al-Ḥayawān_. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1424 AH.
* Al-Lakhnawī, ‘Abd al-Ḥalīm. _Qamar al-Aqmār Ḥāshiya ‘alā Nūr al-Anwār_. Lahore: Maktaba Raḥmāniyya, n.d.
* Al-Qushayrī, Muslim ibn Ḥajjāj. _Ṣaḥīḥ Muslim_. Beirut: Dār Ibn Kathīr, 1429 AH/2008 CE.
* Al-Zamakhsharī, Maḥmūd ibn ‘Umar. _Al-Kashshāf ‘an Ḥaqā’iq Ghawāmiḍ al-Tanzīl_. 4 vols. Beirut: Dār al-Kitāb al-‘Arabī, 1407 AH.
* Anil, M. H., T. Yesildere, H. Aksu, et al. “Comparison of Religious Slaughter of Sheep with Methods That Include Preslaughter Stunning, and the Lack of Differences in Exsanguination, Packed Cell Volume and Meat Quality Parameters.” _Animal Welfare_ 13 (2004): 387–392.
* Government of Sweden. _Animal Welfare Act (2018:1192)_. Sweden: Ministry of Enterprise and Innovation, 2018.
* Ibn ‘Abd al-Barr, Abū ‘Umar Yūsuf ibn ‘Abd Allāh. _Al-Istī‘āb fī Ma‘rifat al-Aṣḥāb_. Beirut: Dār al-Jīl, 1412 AH/1992 CE.
* Ibn Kathīr, Abū al-Fidā’ Ismā‘īl ibn ‘Umar. _Tafsīr al-Qur’ān al-‘Aẓīm_. Beirut: Dār al-Fikr, 1409 AH/1988 CE.
* Ibn Mufliḥ, Yūsuf ibn Ḥasan. _Muḥaḍḍab al-Ṣawāb fī Faḍā’il Amīr al-Mu’minīn ‘Umar ibn al-Khaṭṭāb_. Saudi Arabia: ‘Imādat al-Baḥth al-‘Ilmī, 1421 AH/2000 CE.
* Qāsim ibn ‘Abd Allāh Qūnvī. _Anīs al-Fuqahā’ fī Ta‘rīfāt al-Alfāẓ al-Mutadāwala bayn al-Fuqahā’_. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1425 AH/2004 CE.
* Sayyid Qāsim Maḥmūd. _Islāmī Encyclopaedia_. Karachi: Shāhkar Book Foundation, n.d.
* Yardimci, M. “Comparison of the Stunning and Non-Stunning Slaughtering Methods in the Light of the Current Knowledge.” _Journal of Veterinary and Animal Research_ 2, no. 3 (2019): Article 302.